مجلہ الواقعہ کراچی

محمد جاوید اقبال

کس قیامت کے یہ نامے

داغ کو شکوہ تھا:

خط میں لکھے ہوئے رنجش کے پیام آتے ہیں

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

ہم جو مغرب سے بحث و مباحثے میں محو ہیں کچھ اسی قسم کا شکوہ رکھتے ہیں۔ مثلاً Adult Christian Debate فورم پر ایک امریکی نے لکھا:

"مسلمانوں کو کہیں چین نہیں ہے۔ اپنے ملکوں میں وہ بے روز گاری، غربت اور وسائل کی کمی کا گلہ کرتے ہیں۔ خون خرابہ وہاں کا معمول ہے۔ ایک انتہا پسند گروہ دوسرے انتہا پسند گروہ کو قتل کر رہا ہے۔ جبکہ مغرب میں انھیں روز گار میسر ہے اور جان کا خطرہ بھی نہیں۔ مگر وہ وہاں بھی مطمئن نہیں ہیں کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ مغرب کا سسٹم صحیح نہیں ہے۔ اور اُسے تبدیل کر کے ان کا نظام لانا چاہیئے۔"

یہ اور اس قسم کا پروپیگنڈہ مغرب میں عام ہے۔ خود وہ اسلام کے خلاف دریدہ دہنی کرتے ہیں۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم کے خاکے بنانے کی جسارت کرتے ہیں۔ مسلمانوں پر صلیبی حملے کی نیت سے ہر مجدون کا حوالہ دیتے ہیں۔ لیکن امت مسلمہ جو ایک دو نہیں 57 مسلم ممالک اور 1:56 ارب انسانوں پر مشتمل ہے ان کے پروپیگنڈے کا جواب دینے کے لیے کچھ نہیں کرتی۔ جب فیس بک نے ڈرا محمد کارٹون کی دعوت دی تو باحمیت مسلمانوں نے اس کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن محض ایک آدھ برس کے لیے اس کے بعد کوئی متبادل نہ ہونے کے سبب مجبوراً اسی سے رجوع کرنا پڑا۔ پھر گذشتہ سال گوگل نے پیمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم کے خلاف ایک فلم کا ٹریلر یوٹیوب پر ریلیز کیا۔ مسلمانوں نے پھر اس کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن کچھ عرصے بعد پھر اُسی کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ مسلمانوں نے بیسویں صدی میں رہتے ہوئے سچائی اور حقانیت کی پاسبانی کے لیے اپنا متبادل میڈیا تشکیل نہیں دیا۔ اگر ہمارا اپنا میڈیا ہوتا تو ہم نہ صرف اپنا مبنی بر حق موقف اہل عالم تک پہنچا سکتے بلکہ مسلم نوجوانوں کی درست رہنمائی کرنے کے بھی اہل ہو جاتے۔ اس وقت تو بقول شخصے صورتِ حال یہ ہے:

وہی ذبح کرے ہے وہی لے ثواب الٹا

امریکہ اور اس کے ناٹو معاونین کا محاذ 14 مسلم ممالک پر حملہ اور ہو چکا ہے۔ تیس لاکھ سے زیادہ انسان ان حملوں کی زد میں آکر ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ یہود و نصاریٰ کا یہ متحدہ محاذ مسلمانوں کے فرقوں کو ایک دوسرے کے خلاف لڑا تا رہا ہے اور پھر پروپیگنڈہ بھی کرتا ہے کہ مسلمان تو اتنے جنگ جو ہیں کہ آپس ہی میں خون خرابے سے گریز نہیں کرتے۔ امریکہ نے ایرانی شیعوں کو عراق پر حملے کے دوران استعمال کیا اور ایک متحد ملک کو کرد، سنی اور شیعہ طبقوں میں تقسیم کر کے انھیں ایک دوسرے کے خلاف استعمال کیا۔ پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ امریکہ مسلمانوں میں منافرت پیدا کر کے اِسے اپنے فائدے کے لیے استعمال بھی کرتا ہے اور پھر یہ پروپیگنڈہ بھی کرتا ہے کہ مسلمان آپس میں خوں ریزی کرتے ہیں۔ کیا اسلام کے اس منفی امیج کا ازالہ کرنا ہمارا فریضہ نہیں؟ پھر کسی مسلم ملک کو اسلامی نکتہ نظر اُجاگر کرنے کا خیال کیوں نہیں آتا؟ ایک عالمی اسلامی میڈیا جو کم از کم 15 اخباروں اور 30 چینلوں پر مشتمل ہو فوراً لانچ کیا جانا چاہیے تا کہ کم از کم سچائی تو عوام تک پہنچے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(و ما علینا الا البلاغ المبین)

یعنی ہماری ذمہ داری پیغام کو پہنچا دینا ہے اور بس۔ پھر ہم بحیثیت امت اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے؟ اللہ کا شکر ہے کہ ہمارا موقف مبنی بر حق ہے۔ ہمارا نظریہ منطق اور شعور کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے۔ پھر ہمیں اس کے دفاع میں تامل کیوں ہے؟ ہمارے دشمن محض لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا چاہتے ہیں۔ مثلاً وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد پر اعتراض کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ توریت کے مطابق حضرات داؤد کی سو بیویاں تھیں۔ اور ان کے صاحبزادے سلیمان علیہ السلام کی چھے سو بیویاں تھیں۔ اسی طرح وہ مسلمان خواتین کے پردے پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ سو سال پہلے تک یورپ کی تمام شریف اور خاندانی عورتیں چہرے پر نقاب لیتی تھیں۔ جہاں تک خواتین کے حقوق کا تعلق ہے اسلام عورتوں کو زیادہ عزت اور تحفظ فراہم کرتا ہے۔ ماں کے حقوق باپ کی نسبت تین گنا زیادہ ہیں۔ ہر عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کہیں جاتے ہوئے اپنے والد یا اپنے بھائی یا اپنے شوہر کو ہمراہ لے جائے تا کہ اسے اپنی حفاظت کی فکر نہ ہو۔ اُسے بچوں کو سنبھالنے کی خصوصی ذمہ داری بخشی گئی ہے۔ مغرب کی طرح بچے Day care centers میں بے مہر اجنبیوں کے رحم و کرم پر نہیں رہتے۔ عورتوں پر تشدد مغرب میں کم نہیں بلکہ زیادہ ہے۔ وہاں دونوں اپنا کیریر بنا رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کے پاس فیملی کے لیے وقت نہیں ہوتا۔ دونوں ایک دوسرے پر شک کرتے ہیں اور جھگڑے جنم لیتے ہیں۔ پھر بچے بھی تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ اور انتہائی شرمناک جرم چائلڈ abuse عام ہے۔ مثالی نظام وہ نہیں ہے جس میں حکومتی ایجنسیاں بچوں کے حقوق کے تحفظ کی ذمہ دار ہوں۔ وہ ایک فوسٹر پیرنٹ سے لے کر بچہ دوسرے فوسٹر پیرنٹ کو سونپتے رہتے ہیں اور بچہ پہلے سے بڑھ کر ظلم کا شکار ہوتا ہے۔ کیا اس سے یہ بہتر نہیں کہ وہ اپنی حقیقی والدہ کی محبت بھری نگرانی میں پلے بڑھیں؟

اس کے باوجود بھی جرم وسفاکی کے نامے ہمارے ہی نام آتے ہیں۔

Mujallah AlWaqia Karachi:::Al-Waqia.blogspot.com:::AlWaqiaMagzine.Wordpress.com:::مجلہ الواقعہ کراچی